شرم و حیا،

سوشل میڈیا کا غلط استعمال

15-December-2022

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ الله

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ الله وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ الله

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

رَحمتِ عالمیان، سَرورِ ذِیشان صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نشان ہے:

"مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ فِیْ یَوْمٍ مِائَۃَ مَرَّۃٍ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْھَا لِاٰخِرَتِہٖ وَ ثَلَاثِیْنَ مِنْھَا لِدُنْیَاہُ" یعنی جو شخص یومیہ مجھ پر سو (100) مرتبہ دُرُود بھیجے گا' اللہ پاک اس کی سو (100) حاجات پُوری فرمائے گا، ان میں سے ستّر (70) آخرت کی اور تیس (30) دُنیا کی ہوں گی۔"

(کنز العمال، کتاب الاذکار، الباب السادس فی الصلاۃ علیہ وعلی آلہ، ۱/۲۵۵، الجزء الاول، حدیث: ۲۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: **اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ** سچی نیت سب سے افضل عمل ہے۔[1] **اے عاشقانِ رسول!** ہر کام سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنے کی عادت بنائیے کہ اچھی نیت بندے کو جنت میں داخِل کر دیتی ہے۔ بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیتیں کر لیجئے! مثلاً نیت کیجئے! ☜ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ☜ باادب بیٹھوں گا ☜ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ☜ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ☜ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

شرم وحیا کی اہمیت:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اسلام میں شرم وحیا کو بہُت اَہَمِّیَّت دی گئی ہے۔ حیا کی اَہَمِّیَّت کو اُجاگر کرتے ہوئے شرم وحیا کا درس دینے والے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: **اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَۃً، وَالْحَیَاءُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْاِیْمَانِ** یعنی ایمان کے ستّر (70) سے زائد حصے ہیں اور حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔ (مُسلِم، کتاب الایمان، باب بیان عدد۔۔۔الخ، ص ۴۵، حدیث: ۳۵)

حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ لکھتے ہیں: صرف ظاہری نیکیاں کر لینا اور زبان سے حیا کا اِقرار کرنا پوری حیا نہیں بلکہ ظاہری اور باطنی اعضاء کو گناہوں سے بچانا حیا ہے۔ چنانچہ سر کو غیرِ خدا کے سجدے سے بچائے، اندرونِ دماغ کو رِیا (دکھلاوے) اور تکبُّر سے بچائے، زبان، آنکھ اور کان کو ناجائز بولنے، دیکھنے، سننے سے بچائے، یہ سر کی حفاظت ہوئی، پیٹ کو حرام کھانوں سے، شرمگاہ کو بدکاری سے، دل کو بُری خواہشوں سے محفوظ رکھے، یہ پیٹ کی حفاظت ہے۔ حق یہ ہے کہ یہ

[1] ...جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

نعمتیں ربِّ (کریم) کی عطا اور جنابِ مُصْطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی سخا (نگاہِ کرم) سے نصیب ہو سکتی ہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۲/۴۴۰ ملخصاً)

حیا کیا ہے؟

یاد رہے! حیا ایک ایسی خوبی ہے جو انسان کو بُرے کاموں سے روکتی ہے۔ چنانچہ

اللہ پاک کے بندوں کے ظاہر و باطن کو سُتھرا فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ باصفا ہے: **اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ** یعنی تجھے حیا نہیں تو تُو جو چاہے کر۔ (بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب: ۵۶، ۲/۴۷۰، حدیث: ۳۴۸۴)

امیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: یہ فرمان ڈرانے اور خوف دلانے کے لئے ہے کہ جو چاہے کرو جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ بُرا (بے حیائی والا کام) کرو گے تو اس کی سزا پاؤ گے۔

کسی بُزرگ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی جس کا خُلاصہ ہے: جب گناہ کرتے ہوئے تجھے آسمان و زمین میں سے کسی سے شرم و حیا نہ آئے تو اپنے آپ کو چوپایوں میں شمار کر۔

علّامہ علی قاری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ حیا کے بارے میں فرماتے ہیں: **وَهُوَ خُلُقٌ يَّمْنَعُ الشَّخْصَ مِنَ الْفِعْلِ الْقَبِيْحِ بِسَبَبِ الْاِيْمَانِ** یعنی حیا وہ عادت ہے جو ایمان کے سبب آدمی کو بُرے کاموں سے روک دے۔

(مرقاۃ المفاتیح، ۱/۱۴۰، تحت الحدیث: ۵)

حیا کے اَحکام

بخاری شریف کی شرح لکھنے والے حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حیا کبھی فرض و واجِب ہوتی ہے جیسے کسی حرام و ناجائز کام سے حَیا کرنا، کبھی مُسْتَحَب

جیسے مکروہِ تَنْزِیْہِی سے بچنے میں حیا اور کبھی مُباح(یعنی جائز کام) جیسے کسی مُباحِ شَرْعی(یعنی وہ کام جسے شریعت نے جائز قرار دیا ہو اس) کے کرنے سے حیا۔(نزہۃ القاری،۱/۳۴۴)

حیا کا ماحول سے تَعَلُّق

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حیا کو عام کرنے میں ماحول اور تربیَت کا بَہُت عمل دَخل ہے۔ حیا کی خوشبو سے معمور ماحول نصیب ہو جانے کی صورت میں حیا کو خوب نِکھار ملتا ہے جبکہ بے حیا لوگوں کی صحبت دل اور نگاہ کی پاکیزگی چھین کر بے شَرْم بنا دیتی ہے، پھر بندہ بے شمار غیر اَخلاقی اور ناجائز کاموں میں مُبتَلا ہو جاتا ہے۔ یہ حیا ہی کی نعمت تو تھی جو بُرائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی۔ جب حیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟ بَہُت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو بدنامی کے خوف سے شرما کر بُرائیاں نہیں کرتے مگر جنہیں بدنامی کی پروا نہیں ہوتی ایسے بے حیا لوگ ہر گناہ کر گزرتے، اَخلاقیات کی حُدُود توڑ کر بداَخلاقی کے میدان میں اُتر آتے اور انسانیت سے گِرے ہوئے کام کرنے میں بھی شرم محسوس نہیں کرتے۔ جبکہ اللہ والے نہ صرف شرم و حیا کے پیکر ہوتے ہیں بلکہ شرم و حیا ان کی نس نس اور رگ رگ میں سمائی ہوتی ہے۔ آیئے! ترغیب کے لئے اللہ پاک کی عطا سے غیب کی خبریں بتانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیارے صحابی اور تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شرم و حیا کا ایک ایمان افروز واقعہ سُنتے ہیں، چنانچہ

فرشتے بھی حیا کرتے ہیں:

حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں، ایک روز بے مثال حُسن و جمال والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مکانِ عالیشان میں لیٹے ہوئے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی ران یا پنڈلی مبارک سے کپڑا ہٹا ہوا تھا۔ اتنے میں امیرُ المؤمنین حضرت ابو بکر صدّیق رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے اور اُنھوں نے حاضری کی

اجازت چاہی۔ امیرُ المؤمنین صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے مَحَبَّت فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو بلایا اور وہ اندر آگئے مگر آسمانوں کی سیر فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِسی طرح لیٹے رہے اور گفتگو فرماتے رہے۔ اِس کے بعد حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی آگئے۔ اُنہوں نے اندر آنے کی اجازت طلب کی، فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ پر کرم فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُن کو بھی اجازت دے دی اور وہ بھی اندر آگئے لیکن آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ پہلے کی طرح لیٹے رہے یعنی ران یا پنڈلی سے کپڑا ہٹا رہا۔ پھر دائی حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی قسمت چمکانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے تیسرے خلیفہ حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آگئے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو ربِّ کریم سے نعمتیں دلوانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کرلیا۔ اِس کے بعد حضرت عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو اندر آنے کی اجازت عطا فرمائی۔

اُمُّ الْمُؤمنین حضرت عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا فرماتی ہیں: جب یہ لوگ چلے گئے تو میں نے مظلوموں کی حمایت کرنے والے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پوچھا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا وجہ ہے کہ میرے والدِ محترم صدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے تو آپ پہلے کی طرح لیٹے رہے، پھر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے مگر آپ پہلے کی طرح لیٹے رہے اور حرکت بھی نہیں فرمائی۔ لیکن جب عثمانِ غَنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ آئے تو آپ اُٹھ کر بیٹھ گئے اور کپڑوں کو دُرُست کرلیا۔؟ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے اس سُوال کے جواب میں ہم گناہگاروں کی شفاعت فرمانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: کیا میں اس شخص سے حَیانہ کروں جس سے فَرِشتے بھی حَیا کرتے ہیں۔ (مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، حدیث: ۲۴۰۱، ص ۱۰۰۴)

بیان کردہ حدیثِ پاک میں ران مُبارک سے کپڑا اٹھنے کا ذکر ہے، اس کی وضاحت کرتے ہوئے

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ نہیں کہ (ران) بالکل ننگی تھی، یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ ران سے قمیض ہٹی ہوئی تھی تہبند شریف اس جگہ پر تھا۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/ ۳۹۲)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! امیرُ الْمُؤمنین حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی شرم وحیا کے بھی کیا کہنے کہ اُمّت کو خوش خبریاں سنانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی آپ سے حیا فرماتے ہیں۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نہایت بہترین خوبیوں والے تھے، یہاں تک کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کئی برائیوں سے دور رہے، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خود اپنے بارے میں فرماتے ہیں: میں نے نہ کبھی فُضول اَشعار گُنگنائے اور نہ ہی ان کی تمنا کی، زمانۂ جاہلیت اور زمانۂ اسلام دونوں میں کبھی شراب نہ پی اور جب سے میں نے نکھرے نکھرے حُسن و جمال والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بیعت کی ہے، تب سے اپنے سیدھے ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو نہیں چھوا۔ (تاریخ ابن عساکر، ۳۹/ ۲۲۵)

مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم وحیا

اے عاشقانِ رسول! غور کیجئے! جب ایک صحابیِ رسول کی شرم وحیا کا یہ عالم ہے تو خود شرم و حیا فرمانے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی حیا کا عالَم کیا ہوگا، چنانچہ

دلوں کو اطمینان بخشنے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم وحَیا کے مُتَعَلِّق مشہور صحابیِ رسول حضرت ابُوسعید خدری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: بہترین خوبیوں والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس سے بھی زیادہ حیا والے تھے جیسی کنواری لڑکی اپنے پردے میں شرمیلی ہوتی ہے۔ (مشکاۃ، کتاب احوال القیامۃ۔۔۔الخ، ۲/ ۳۶۵، حدیث: ۵۸۱۳)

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کردہ حدیث کی شرح میں ارشاد

فرماتے ہیں: کنواری لڑکی کی جب شادی ہونے والی ہوتی ہے تو اسے گھر کے ایک گوشے میں بٹھا دیا جاتا ہے۔ اسے اردو میں مایوں بٹھانا کہا جاتا ہے، اس زمانہ میں لڑکی بہت ہی شرمیلی ہوتی ہے، گھر والوں سے بھی شرم کرتی ہے، کسی سے کُھل کر بات نہیں کرتی، حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شرم اس سے بھی زیادہ تھی، حیا انسان کا خاص جوہر ہے جتنا ایمان قوی (یعنی مضبوط ہو گا) اتنی حیا (بھی) زیادہ ہو گی۔

(مرآۃ المناجیح،۸/۷۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جیسے جیسے ہم زمانۂ رِسالت سے دُور ہوتے جارہے ہیں، بے عِلمی و بے شرمی کے سائے مزید گہرے ہوتے جارہے ہیں۔ دیگر بُرائیوں کے ساتھ ساتھ بے پردگی، بے حیائی اور بدنگاہی کی تباہ کاریوں نے ہمارے معاشَرے کو تباہی و بربادی کے کنارے پر لا کھڑا کیا ہے۔

”فَقَط دِل کا پردہ ہونا چاہئے“ ایسا کہنا کیسا؟

شَیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے سُوال ہوا: **”فَقَط دل کا پردہ ہونا چاہئے“** اِس کی کیا حقیقت ہے؟ اِرشاد فرمایا: یہ شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا وار ہے اوراِس قول میں اُن قُرآنی آیات کا اِنکار ہے جن میں ظاہِری جسم کو پردے میں چُھپانے کا حکم دیا گیا ہے، مثلًا

پارہ 22 سُوْرَۃُ الْاَحْزاب آیت نمبر 33 میں فرمایا گیا:

وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۳)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی

تفسیر صراطُ الْجِنَان جلد 8 صَفْحہ نمبر 21 پر اس آیتِ مبارَکہ کے تحت لکھا ہے: یعنی جس طرح پہلی جاہلیت کی عورتیں بے پردہ رہا کرتی تھیں اس طرح تم بے پردگی کا مظاہرہ نہ کرو۔ اگلی اور پچھلی جاہلیت کے زمانے سے مُتَعَلِّق مُفَسِّرِین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ اگلی جاہلیت سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے، اس زمانے میں عورتیں اِتراتی ہوئی نکلتی اور اپنی زینت اور مَحاسن (یعنی حُسن و جمال) کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈَھکیں اور پچھلی جاہلیت سے آخری زمانہ مراد ہے جس میں لوگوں کے افعال (کام) پہلوں کی مثل (انہی کی طرح) ہوجائیں گے۔ (خازن، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۳/۴۹۹، جلالین، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ص ۳۵۴، ملتقطاً)

(یاد رکھئے!) جو جسم کے پردے کا مُطْلَقاً انکار کرے اور کہے: **"صِرْف دل کا پردہ ہونا چاہیے"** اُس کا اِیمان جاتا رہا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ خیال کہ باطن (یعنی دل) صاف ہونا چاہئے ظاہِر کیسا ہی ہو مَحض باطِل ہے۔ حدیث میں فرمایا: "اُس کا دل ٹھیک ہوتا تو ظاہِر آپ (یعنی خود ہی) ٹھیک ہو جاتا۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۶۰۵) (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۹۳ تا ۱۹۵ ملتقطاً ملخصًا)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! عُموماً زندگی میں انسان کو تین حالتوں سے گزرنا پڑتا ہے: (1) بچپن (2) جوانی اور (3) بڑھاپا۔ بچپن میں انسانی طبیعت کھیل کُود کی جانب مائل ہوتی ہے، بڑھاپے میں اعضاء کمزور پڑ جاتے ہیں، بیماریاں گھیر لیتی ہیں، گناہ کی جانب رغبت کم اور عبادت کی طرف رغبت زیادہ ہوجاتی ہے، جبکہ جوانی زندگی کا وہ اَہَم دَور ہے کہ جس میں انسانی طبیعت پر نفسانی خواہشات کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے، چونکہ زندگی کے اس حصّے میں جسم کے اعضاء سلامت و تندرست ہوتے ہیں، لہٰذا

ہماری نوجوان نسل اپنے زندگی کے حقیقی مقصد کو بھول جاتی اور زندگی کے قیمتی لمحات کو رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے کے بجائے بے حیائی کے کاموں میں برباد کرڈالتی ہے۔لہٰذا بالخصوص نوجوان نسل کو چاہیئے کہ وہ اپنے آپ کو بے حیائی کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے بزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِمْ کی سیرت کو اپنائیں کہ ان حضرات نے کس خوب صورت انداز میں جوانی کے قیمتی لمحات کو گزارا، بھری جوانی میں بھی حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا اور اس کے بدلے میں اللہ پاک کی بارگاہ سے اِنعام و اِکرام کے حق دار قرار پائے۔آیئے!ایسے ہی ایک باحیا نوجوان کی ایمان افروز حکایت سنئے اور اس سے حاصل ہونے والے مَدَنی پھول چن کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجانے کی کوشش کیجئے، چنانچہ

بے شک مجھے دو(2) جنّتیں عطا کی گئیں

امیرُالمؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے زمانۂ مبارک میں ایک نوجوان بہت پرہیز گار اور عبادت کرنے والا تھا۔حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی اس کی عبادت پر تعجب کیا کرتے تھے۔وہ نوجوان نمازِ عشاء مسجد میں ادا کرنے کے بعد اپنے بوڑھے باپ کی خدمت کرنے کے لئے جایا کرتا تھا۔راستے میں ایک خوبصورت عورت اسے اپنی طرف بُلاتی تھی، لیکن یہ نوجوان اس پر توجہ دیئے بغیر نگاہیں جھکائے گزر جاتا۔آخر کار ایک دن وہ نوجوان شیطان کے وسوسے اور اس عورت کی دعوت پر بُرائی کے ارادے سے اس کی جانب بڑھا، لیکن جب دروازے پر پہنچا تو اسے اللہ پاک کا یہ فرمانِ عالیشان یاد آگیا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓىٕفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَۚ(۲۰۱)

ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں

(پ۹، الاعراف ۲۰۱) پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں۔

اس آیتِ مُبارکہ کے یاد آتے ہی اس کے دل میں اللہ پاک کا خوف اس قدر غالب ہوا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر گیا۔ جب یہ بہت دیر تک گھر نہ پہنچا تو اس کا بوڑھا باپ اسے تلاش کرتا ہوا وہاں پہنچا اور لوگوں کی مدد سے اسے اُٹھوا کر گھر لے آیا۔ ہوش آنے پر باپ نے بے ہوش ہونے کا سبب پوچھا تو نوجوان نے پورا واقعہ بیان کیا، اس دوران جب بیان کردہ آیتِ پاک کا ذکر کیا تو ایک مرتبہ پھر اس پر اللہ پاک کا شدید خوف غالب ہوا، اس نے ایک زور دار چیخ ماری اور اس کا دَم نکل گیا۔ راتوں رات ہی اس کے غُسل اور کفن دَفن کا اِنتظام کر دیا گیا۔ صبح جب یہ واقعہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لے گئے۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اس سے فرمایا: ہمیں رات کو ہی اطلاع کیوں نہیں دی، ہم بھی جنازے میں شریک ہو جاتے ؟ اس نے عرض کی، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے آرام کا خیال کرتے ہوئے مُناسب معلوم نہ ہوا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے فرمایا: مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ وہاں پہنچ کر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے پارہ 27، سُوْرَۃُ الرَّحْمٰن کی آیت نمبر 46 کی تلاوت کی:

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۶﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں۔ (پ۲۷، الرحمن ۴۶)

تو قبر میں سے اس نوجوان نے بلند آواز کے ساتھ پُکار کر کہا: اے مومنوں کے امیر! بے شک میرے رَبّ کریم نے مجھے دو جنّتیں عطا فرمائی ہیں۔ (شرح الصدور، ص ۲۱۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ اولیا! آپ نے سُنا کہ اللہ والوں کا عالَمِ جوانی میں بھی عبادات بجالانے اور

بے حَیائی سے بچنے کا کس قدر پختہ ذِہن بنا ہوا تھا کہ جوانی میں بھی اکثر اوقات عبادتِ الٰہی اور والدین کی خدمت میں گزارتے تھے، یہ حضرات شیطانی چالوں سے ہر دَم ہوشیار رہتے تھے، اسی وجہ سے گُناہ پر قُدرت کے باوُجود بھی اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتے اور اپنا پاک دامن بے حیائی والے کاموں سے داغدار ہونے سے بچایا کرتے تھے۔ یاد رکھئے! شیطان مسلمان کا کھلا دشمن ہے، اس کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح مسلمانوں کو نیک لوگوں کے راستے سے ہٹا کر بُرائیوں کے راستے پر لگا دے تاکہ معاشرے سے حیا کا وجود مٹ جائے اور بے شرمی و بے حیائی زیادہ سے زیادہ عام ہوتی چلی جائے۔ لہٰذا ہر عقلمند کو چاہئے کہ وہ اللہ والوں کے دامنِ کرم کو مضبوطی سے تھامے رکھے، شیطانِ لعین کے خلاف جنگ جاری رکھے، ہرگز ہرگز شیطان کے بہکاوے میں نہ آئے اور شیطان مردود کی چالوں سے بچنے کے لئے ایسے عاشقانِ رسول کے ساتھ وَقت گزارنے کی کوشش کرے جو اسے نفس و شیطان کی چالوں سے باخبر کرتے رہیں۔

نیک عمل نمبر 11 کی ترغیب:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شرم و حیا کا پیکر بننے، نیکیاں کرنے، گناہوں سے بچنے اور نیک مسلمانوں کی صحبت پانے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں حصہ لیجئے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "نیک اعمال" کا رسالہ پُر کرنا بھی ہے۔ اگر یوں کہا جائے کہ "شَیْخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اس رسالے میں جو نیک اعمال بصورتِ سوال جواب عطا فرمائے ہیں دراصل یہ تقوی و پرہیز گاری، شرم و حیا پانے کی پہلی سیڑھی ہے" تو بے جا نہ ہوگا، ان نیک اعمال پر عمل کرنے سے آپ اپنے اندر واضح تبدیلی محسوس کریں گے انہیں نیک اعمال میں سے ایک نیک عمل

نمبر 11 یہ ہے کہ ”راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سفر کے دوران خود کو فضول نگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلا ضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟“ پیارے اسلامی بھائیو! بد نگاہی انسان کے بدکاری میں مبتلا ہونے کا بہت بڑا ذَرِیعہ ہے، باحیا انسان ہمیشہ اپنی نگاہوں کی حفاظت کرتا ہے، لہٰذا آنکھوں کی حفاظت ہم پر لازم ہے، یہ آنکھیں اللہ پاک کی عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہیں جن سے ہم بہت سارے نیک کام کرسکتے ہیں لیکن اگر انہیں شریعت کی پابندیوں سے آزاد کر دیا جائے تو پھر یہ نامۂ اعمال کو سیاہ کر چھوڑتی ہیں اسی لئے قرآن و حدیث میں بھی آنکھوں کی حفاظت کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم مذکورہ نیک عمل پر عمل کریں اور اپنی آنکھوں کی حفاظت کریں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! معاشرے کے بگاڑ اور سُدھار میں عورت کا ایک بہت بڑا کردار ہوتا ہے، مَثَلاً اگر عَورت نیک، پرہیز گار اور حیا کرنے والی ہو گی تو یہی خوبیاں اس کی نسلوں میں بھی مُنْتَقِل ہوں گی لہٰذا عورَتوں کو چاہیے کہ وہ ناجائز فیشن اپنانے، بلاضرورت شاپنگ سینٹرز، بازاروں، مخلوط تفریح گاہوں، مخلوط تعلیمی اداروں اور بے حیائی کے مقامات کی زینت بننے کے بجائے اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْن رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ اَجْمَعِیْن، اور ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شہزادیوں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُنَّ کی پاکیزہ سیرت و کردار سے سبق حاصل کرتے ہوئے چادر اور چار دیواری میں رہنے کو اپنی عادت میں شامل کریں، کیونکہ یہ وہ مقدّس ہستیاں ہیں جن میں حیا کا مادہ کُوٹ کُوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ خُصوصاً مکے شریف کو اپنے مبارک وُجود سے شرف بخشنے والے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی

لاڈلی شہزادی خاتونِ جنت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی حیا کا عالَم تو اِنتہائی قابلِ دید اور لائق تقلید ہے۔ آئیے! شہزادیِ کونین سیدہ بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کی بے مثال شرم و حیا پر مُشْتَمِل ایک ایمان افروز حکایت سنئے، چنانچہ

بے مثال ہستی کا بے مثال پردہ

کائنات کو اپنے نُور سے چمکانے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وِصالِ ظاہری کے بعد حضرت فاطِمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر غَمِ مُصطَفٰے کا اِس قَدَر غَلَبہ ہوا کہ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کے لَبوں کی مسکراہٹ ہی خَتْم ہوگئی! اپنے وِصالِ ظاہری سے پہلے صِرْف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ کچھ یوں ہے کہ حضرت سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو یہ تشویش تھی کہ میں نے عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا، اب کہیں بعدِ وفات میری کَفَن میں لپٹی لاش پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرت اَسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جنازے پر دِرَخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈولی کی سی صورت بنا کر اُس پر پردہ ڈال دیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر انہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو دِکھایا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا بَہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آگئی۔ بس یہی ایک مسکراہٹ تھی جو فضل واحسان فرمانے والے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے وصالِ ظاہری کے بعد دیکھی گئی۔

(جذب القلوب الیٰ دیار المحبوب، ص۱۵۹)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سنا کہ وصالِ مُصْطَفٰے کے بعد حضرت سیِّدہ فاطِمۃُ الزّہرا رَضِیَ اللہُ عَنْہا پر عمر بھر غَمِ مُصْطَفٰے کا غَلَبہ رہا، مگر اس کے باوُجود آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا نے آخری سانس تک حیا کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھا، آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہا کو صرف یہی فکر لگی رہی کہ کہیں

مرنے کے بعد میرے کفن پر کسی غیر مرد کی نظر نہ پڑ جائے۔

بیٹا کھویا ہے حیا نہیں کھوئی!

اسی طرح صحابیۂ رسول حضرتِ اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللہُ عَنۡہا کا واقعہ ہے کہ ایک جنگ میں ان کا بیٹا شہید ہو گیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہا ان کے بارے میں **معلومات** حاصِل کرنے کیلئے چہرے پر نِقاب ڈالے پردے کی حالت میں بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئیں، اِس پر کسی نے حیرت سے کہا: اِس وقت بھی آپ نے مُنہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے! کہنے لگیں: **میں نے بیٹا ضَرور کھویا ہے، حیا نہیں کھوئی۔** (ابوداود، ۳/۹، حدیث: ۲۴۸۸)

اے عاشقانِ صحابہ و اہلِ بیت! آپ نے سُنا کہ بیٹا شہید ہو جانے کے باوُجود اُمِّ خلّاد رَضِیَ اللہُ عَنۡہا نے **"پردہ"** بر قرار رکھا۔ مگر افسوس! اب ہر جگہ بے پردگی اور بے حیائی نے اپنے پنجے گاڑھ رکھے ہیں۔ یاد رکھئے! شیطان یہی چاہتا ہے کہ کسی طرح عورت کو بے پردہ کر کے شرم و حیا کو ختم کر دیا جائے اور مردوں کو بدنگاہی کی آفت میں ڈال کر انہیں بھی اللہ پاک کی ناراضی اور جہنم کے عذاب کا حق دار بنا دیا جائے۔

لوہے کی کیل

حضرت مَعۡقِل بن یَسَار رَضِیَ اللہُ عَنۡہ سے مروی ہے، ہر عیب سے پاک نبی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کیل ٹھوک دی جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔ (معجم کبیر، ۲۰/۲۱۱، حدیث: ۴۸۶) ایک روایت میں تو یہاں تک مروی ہے کہ جس نے کسی غیر عورت سے ہاتھ مِلایا تو وہ بروزِ قیامت اس حال میں

آئے گا کہ اس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہو گا۔(قرۃ العیون، الباب الثالث فی عقوبۃ الزنا، ص ۳۸۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

انٹرنیٹ کی تباہ کاریاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! سوشل میڈیا کی مثال ایک چُھری کی طرح ہے، جس کا صحیح اور غلط دونوں ہی استعمال ہیں، مگر افسوس! ہمارے معاشرے میں سوشل میڈیا کا غلط استعمال زیادہ ہے، سوشل میڈیا پر موجود فحش مضامین اور کہانیاں، گندی تصویریں اور نفسانی خواہشات کو بھڑکانے والی بیہودہ ویڈیوز نے نوجوان نسل کے اَخلاق و کردار اور عادات کو تباہ و برباد کر دیا ہے، ساری ساری رات سوشل میڈیا پر بڑی بے دردی کے ساتھ اپنا پیسہ اور قیمتی وقت ضائع کرنا، جھوٹ بولنا، لوگوں کو دھوکہ دینا، بلیک میل کرنا، جیسی برائیاں ہمارے معاشرے کے نوجوانوں میں بڑی تیزی سے عام ہوتی جارہی ہیں، پہلے تو سوشل میڈیا کا استعمال محدود تھا مگر جب سے یہ سہولت موبائل پر موجود ہوئی تو چھوٹی عمر کے بچے بھی اس بیماری کا شکار ہو کر اپنا مستقبل ضائع کر رہے ہیں، اس بیماری میں مُبْتَلا نوجوان تعلیم سے محروم ہو کر معاشرے میں کوئی اہم مقام پانے کے بجائے اَخلاق و تمیز کھو کر معاشرے میں ذلیل و خوار ہوتے نظر آرہے ہیں۔ آیئے! **سوشل میڈیا کے چند نقصانات کے بارے میں سنتے ہیں:**

سوشل میڈیا کی تباہ کاریاں

(1) مذہبی (روحانی) نقصان:

اکتوبر 2017 کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے صفحہ نمبر 33 پر لکھا ہے: سوشل میڈیا استعمال کرنے والوں کا گناہوں خصوصاً بد نگاہی سے بچنا بہت مشکل ہے، چونکہ سوشل میڈیا پر بد مذہب اور بے دین

لوگ بھی کثرت سے پائے جاتے ہیں، اس لئے بعض اوقات ایک عام مسلمان کا ان کے بہکاوے میں آ کر گمراہ یا بے دین ہونے کا بہت خطرہ ہوتا ہے۔

(2)جسمانی نقصان:

سوشل میڈیا اکاؤنٹس یا تو موبائل پر استعمال کئے جاتے ہیں یا کمپیوٹر پر اور دونوں کا خصوصاً نظر پر نیز استعمال کا انداز درست نہ ہونے کی وجہ سے جسم کے پٹھوں پر بُرا اثر پڑتا ہے۔

(3)تعلیمی نقصان:

تعلیم خواہ دینی ہو یا دنیاوی، اس میں کامیابی کے لئے وَقْت کا درست استعمال بہت ضروری ہے اور سوشل میڈیا سے زیادہ وقت ضائع کروانے والی شاید ہی کوئی چیز ہو۔ آگے چل کر شاید اُمّت کو مُسْتَنَد عُلَما، اچھے ڈاکٹرز، انجینئرز نہ مل سکیں (کیونکہ سوشل میڈیا استعمال کرنے کی وجہ سے طلبہ کا زیادہ وقت تو ضائع ہو جاتا ہے۔)

(4)سماجی نقصان:

اگرچہ سوشل میڈیا کی بدولت ایک جگہ بیٹھ کر پوری دنیا میں کہیں بھی رابطہ کیا جا سکتا ہے مگر اپنوں سے دوریاں بڑھ گئی ہیں، والد، والدہ اور بیٹا اپنے اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر مصروف ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو وَقْت نہیں دے پاتے۔

(5)معاشی نقصان:

بار بار پیکج وغیرہ کی مد میں بہت سے پیسے برباد ہوتے ہیں۔یہی وقت اور پیسہ درست استعمال کر کے معاشی طور پر خود کو بہت مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں اپنے وقت کی قدر نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ (ماہنامہ فیضان مدینہ، اکتوبر 2017، ص ۳۳)

اے عاشقانِ رسول! آپ نے سنا کہ سوشل میڈیا کی کیسی کیسی تباہ کاریاں ہیں اور اس کے سبب معاشرے میں کیسی کیسی خرابیاں سَر اُٹھارہی ہیں۔لہٰذا عقلمندی اسی میں ہے کہ کام کاج سے فراغت کے بعد سوشل میڈیا پر وَقْت ضائع کرنے کے بجائے اپنے گھر والوں کو وَقْت دیا جائے، عبادت و ریاضت، ذِکر و دُرود، فکرِ آخرت، والدَین کی فرمانبرداری، اولاد کی دینی تربیت، دینی کاموں میں مصروفیت، امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃ المدینہ کی کتابوں کا مُطالَعَہ کرنے میں وَقْت گزارا جائے۔ہاں! جن کے لئے واقعی سوشل میڈیا کا استعمال ضروری ہو مثلاً تنظیمی ذمہ داران اسی طرح اہلِ عِلْم حضرات وغیرہ تو اب انہیں سوشل میڈیا استعمال کرنے میں حرج نہیں۔ مگر یاد رہے! اس میں بھی یہی احتیاط لازم ہے جتنی ضرورت ہو صرف اتنا ہی استعمال کیا جائے، کہیں ایسا نہ ہو شیطان اس کو بنیاد بنا کر غیر ضروری یا غلط استعمال کی طرف لے جائے۔

اب سُوال یہ ہے کہ دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران سوشل میڈیا کے ذریعے کس طرح فائدے حاصل کرسکتے ہیں اور کس طرح اس کی مدد سے دین کی خدمت کی جاسکتی ہے۔تو آیئے! سوشل میڈیا کے چند اہم فائدوں کے بارے میں سنتے ہیں کہ یہ دین کے کاموں میں کس طرح مددگار ثابت ہوتا ہے، چنانچہ

سوشل میڈیا کے ذریعے دین کی خدمت

(1) نیکی کی دعوت کا ذریعہ:

نومبر 2017 کے **"ماہنامہ فیضانِ مدینہ"** کے صفحہ نمبر 52 پر لکھا ہے: سوشل میڈیا کا مُثْبَت (درست) استعمال بہت ساری نیکیاں کمانے کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ایک وقت میں بہت سارے لوگوں کو انتہائی کم وَقْت میں نیکی کی دعوت پیش کی جاسکتی ہے اور مختلف مقامات پر موجود مختلف لوگوں

میں ایک ہی وَقت میں بیان کیا جاسکتا ہے۔

(2)دینی کاموں کے لئے مشاوَرت:

سوشل میڈیا کا ایک اچھا استعمال یہ بھی ہے کہ دینی کاموں کو بہتر بنانے کے لئے الگ الگ جگہ پر موجود ہونے کے باوجود آپس میں آسانی سے (مَدَنی) مشورہ کیا جاسکتا ہے۔

(3)اسلام کا تحفظ:

سوشل میڈیا کے ذریعے دینِ اسلام کی صحیح اور مستند تعلیمات لوگوں تک پہنچائی جاسکتی ہیں نیز دینِ اسلام کے بارے میں لوگوں میں پائی جانے والی غلط فہمیوں کو فوراً ختم کیا جاسکتا ہے۔

(4)باہمی رابطے میں آسانی:

آپس کے رابطے اور پیغام پہنچانے میں سوشل میڈیا نے بہت آسانی پیدا کر دی ہے۔ سوشل میڈیا کے ذریعے چند سیکنڈز میں دنیا کے کسی بھی مقام پر اپنا پیغام پہنچایا جاسکتا ہے۔(ماہنامہ فیضان مدینہ، نومبر 2017، ص ۵۲ ملخصاً)

(5)سنتوں بھرے بیانات

سوشل میڈیا کے ذریعے شیخِ طریقت، امیرِ اَہلسنت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادِری دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَه اور دیگر مبلغین کے سُنَّتوں بھرے بیانات اور مَدَنی گلدستے دیکھے اور سُنے جاتے ہیں۔

(6)علم و حکمت سے بھرپور سلسلے

سوشل میڈیا کے ذریعے مَدَنی چینل کے ایمان افروز معلوماتی اور روحانی سلسلوں کے شارٹ کلپس اسی طرح مَدَنی چینل کے براہ راست سلسلے بھی دیکھے سُنے جاسکتے ہیں۔

(7) دعوتِ اسلامی کی اپ ڈیٹس

سوشل میڈیا کے ذریعے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کی اپ ڈیٹس سے باخبر رہا جاسکتا ہے اس کیلئے دعوتِ اسلامی کے شعبے "دعوتِ اسلامی کے شب و روز" کی ویب سائٹ www.news.dawateislami.net کا وزٹ کیجئے۔

(8) مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتب ورسائل کا مطالعہ

سوشل میڈیا کے ذریعے مکتبۃ المدینہ سے جاری کردہ سینکڑوں کتب ورسائل کا بھی آسانی سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

مکتبۃُ المدینہ

اے عاشقانِ رسول! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 80 شُعْبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصْرُوف ہے، جن میں سے ایک شعبہ "**مکتبۃُ المدینہ**" بھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مکتبۃُ المدینہ سے جہاں سُنّتوں بھرے بَیانات اور میموری کارڈز دُنیا بھر میں پہنچ رہے ہیں، وہیں سَرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ، **اَمیرِ اَہلسُنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کی کتابیں بھی لاکھوں کی تعداد میں عوام کے ہاتھوں میں پہنچ کر سُنّتوں کے مَدَنی پُھول کھلا رہی ہیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ فیضانِ امیرِ اہلسنّت کی بَرَکت سے "**مَکتبۃُ الْمَدینہ اَلْعَرَبِیّہ**" بھی قائم ہوچکا ہے، جہاں سے بہت ہی مناسب قیمت میں **عَرَبی کتابیں** حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ اللہ کریم مکتبۃ المدینہ کو شاد و آباد رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اچھی صحبت کے مدنی پھول:

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اچھی صحبت کے بارے میں چند مدنی پھول سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مصطفے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: ''اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ'' یعنی انسان اس کے ساتھ ہو گا جس سے وہ محبت کرے۔ (مسلم، کتاب البر۔۔۔الخ، باب المرء مع من احب، ص ۱۰۸۸، حدیث: ۲۷۱۸) (2) فرمایا: ''اَلْمَرْءُ عَلٰی دِیْنِ خَلِیْلِہٖ فَلْیَنْظُرْ اَحَدُکُمْ مَنْ یُّخَالِلُ'' یعنی آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھتا ہے۔ (مسند احمد، مسند ابی ہریرۃ، ۲۳۳/۳، حدیث: ۸۴۲۵) ☆ اچھے بُرے ساتھی کی مثال مشک کے اٹھانے اور بھٹی دھونکنے والے کی طرح ہے، مشک اٹھانے والا یا تو تجھے ویسے ہی دے گا یا تو اس سے کچھ خرید لے گا اور یا تو اس سے اچھی خوشبو پائے گا اور بھٹی دھونکنے والا یا تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب استحباب مجالسۃ۔۔۔الخ، ص ۱۰۸۴، حدیث: ۲۶۹۲) ☆ حدیث شریف میں فرمایا گیا: بڑوں کی صحبت میں بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکما سے میل جول رکھو۔ (المعجم الکبیر، ۱۲۵/۲۲، حدیث: ۳۲۴)

اعلان:

اچھی صحبت کے بقیہ مدنی پھول تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع

میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ
الْحَبِيْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوْت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ السادسۃ والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2 ۔۔۔ افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الحادیۃ عشرۃ، ص ۶۵

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمِیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شَفَاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی، ص۲۷۷

2 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

3 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا جدول (بیرون ملک)، 15 دسمبر 2022ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): فکر مدینہ: 5 منٹ، **کل دورانیہ 15 منٹ**

اچھی صحبت کے بقیہ مدنی پھول

☆ اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل

1…الترغیب والترھیب ج ۲ ص ۳۲۹، حدیث ۳۱

2…مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ…الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3…تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔(الجامع الصغیر، حرف الخاء، حدیث:۴۰۶۳، ص۲۴۷) ☆اچھے دوست کی ہم نشینی نہ صرف دنیا میں سود مند ہوتی ہے بلکہ قبر میں بھی نیکوکار کی صحبت فائدہ پہنچاتی ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۳۳) ☆عمل کرنے کا وہ اعلیٰ جذبہ جو ایک پاکیزہ ماحول کی صحبت سے ملتا ہے وہ دوسری طرح ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔(ایضا، ص۲۱) ☆ایسا ماحول بنانا چاہیے جس میں تمامی شرکاء کا اٹھنا بیٹھنا آپس میں ملاقات کرنا اور ایک دوسرے سے محبت رکھنا فقط اللہ پاک کی رضا و خوشنودی کے لئے ہو۔(ایضا، ص۲۵) ☆اچھے ماحول سے اچھی صُحبت میسر ہوتی ہے۔(ایضا، ص۱۶) ☆اچھے ماحول سے وابستہ ہونے پر ظاہر و باطن کی اصلاح ہوتی ہے۔(ایضا، ص۱۶) ☆بُرے ماحول کو اپنانے والے افراد اپنی عزت و وقار اور حیثیت کو کھو دیتے ہیں۔(ایضا، ص۲۶) ☆حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس بھائی یا ساتھی کی صحبت تمہیں دینی فائدہ نہ پہنچائے تم اس کی صُحبت سے بچو تاکہ تم محفوظ و سلامت رہو۔(کشف المحجوب، باب الصحبۃ ومایتعلق بھا، ص۳۷۴) ☆دعوتِ اسلامی کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا روح پرور ماحول عبادات و معاملات کی نگہداشت اور سنتوں کی محافظت کا جذبہ لئے ہوئے سوئے مدینہ رواں دواں ہے لہٰذا دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ اور نیک ماحول سے وابستہ ہونا سعادت دارین ہے۔(اچھے ماحول کی برکتیں، ص۲۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆فتنۂ شہوت سے بچنے کی دُعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق "فتنۂ شہوت سے بچنے کی دعا" یاد کروائی جائے گی۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَۃِ النِّسَاءِ، وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

(اعتلال القلوب للخرائطی، ص ۱۰۳، حدیث: ۲۰۰)

ترجمہ: اے اللہ پاک! میں عورتوں کے فتنے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

(فیضان دعا، ص ۲۸۵)

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے "اچھی اچھی نیتیں" کر لیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلا ضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کر لوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، دینی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگایئے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1) اچھی اچھی نیتیں کیں؟ (2) پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟ (3) گھر، بازار، مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟ (4) رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟ (5) پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی، سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہا پڑھی؟ (6) کنزُ الاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُ العرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟ یا صِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟ (7) شجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے؟ (8) کم از کم 313 بار دُرُود شریف پڑھا؟ (9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنگاہی، فلمیں ڈرامے، موبائل پر گندی تصاویر اور ویڈیوز، نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے) سے بچایا؟ (10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں، موبائل کی میوزیکل ٹیون، کالر ٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟ (11) راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟ (12) اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ یا مکتبۃ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کو کم از کم 12 منٹ پڑھا یا سُنا؟ (13) بات چیت، فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان و اِقامت کا جواب دیا؟ (14) (گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟ (15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے؟ (16) "مرکزی مجلسِ شوریٰ" کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟ (17) گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟ (18) مدرسۃُ المدینہ (بالغان) میں قرآنِ کریم پڑھا، یا پڑھایا؟ (19) عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟ (20) دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟ (21) صدائے مدینہ لگائی؟ (22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بلاضرورت) باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟ (23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا؟ یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟ (24) کم از کم ایک مَدَنی درس (مسجد، دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلٰوۃُ اللّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج

آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلیہ پڑھیں؟(36)اِنفرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟(37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ) اِستعمال تو نہیں کی؟(38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟(39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے "مَدَنی چینل" دیکھا؟(40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟(41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟(42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق وریاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: "میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں" جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔(43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟(44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُسکا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟(45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟(47) چوک درس دیا، یا سُنا؟(48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ ایصالِ ثواب کیا؟(49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟(50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟(51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہ کبیرہ کر بیٹھے؟(52) زبان کو گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53) زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54) (گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟(56) ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو 12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو 12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو 12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57) گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اسلامی بہنوں کے اِجتِماع میں بھیجا؟(58) ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59) ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتِماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60) اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟(61) اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62) اِس ہفتے پیر شریف (یا رہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63) ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64) اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65) اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66) ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67) پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران و ذِمّہ دار کو جمع کروا دیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم

تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم(یا اِمام مسجد، مؤذِّن، خادِم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ)12ماہ اور مختلف کورسز(12دینی کام کورس، 7دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7دِن کا فیضانِ نَماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک!جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد